جلد ۵۴/۱۹ | ۲ شہادت ۱۳۴۴ھش ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۸۴ھ ۲ اپریل ۱۹۶۵ء | نمبر ۷۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ یکم اپریل بوقت ۹½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہوں سے بچنا ایک ادنیٰ سی بات ہے انسان کو چاہیئے کہ گناہوں سے بچ کر نیکیاں بجا لائے

جب وہ گناہوں سے بچے گا اور نیکیاں بجا لائے گا تو اس کا دل برکت سے بھر جائیگا

"گناہوں سے بچنا یہ تو ادنیٰ سی بات ہے اس لئے انسان کو چاہیئے کہ گناہوں سے بچکر نیکی کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کرے جب وہ گناہوں سے بچے گا اور خدا کی عبادت کریگا تو اس کا دل برکت سے بھر جائیگا اور یہی انسان کی زندگی کا مقصد ہے۔ دیکھو اگر کسی کپڑے کو پاخانہ لگا ہوا ہو تو اس کو صرف دھو ڈالنا ہی کوئی خوبی نہیں ہے بلکہ اسے چاہیئے کہ پہلے اسے خوب صابن سے دھو کر صاف کرے اور میل نکال کر اسے سفید کرے اور پھر اس کو خوشبو لگا کر معطر کرے تاکہ جو کوئی اسے دیکھے خوش ہو۔ اسی طرح پر انسان کے دل کا حال ہے۔ وہ گناہوں کی گندگی سے ناپاک ہو رہا ہے اور گھناؤنا اور متعفن ہو جاتا ہے۔ پس پہلے تو چاہیئے کہ گناہ کے چرک کو توبہ و استغفار سے دھو ڈالے اور خدا تعالیٰ سے توفیق مانگے کہ گناہوں سے بچتا رہے۔ پھر اس کی بجائے ذکر الٰہی کرتا رہے اور اس سے اس کو بھر ڈالے۔ اس طرح پر سلوک کا کمال ہو جاتا ہے اور بغیر اس کے وہی مثال ہے کپڑے سے صرف گندگی کو دھو ڈالا ہے لیکن جب تک یہ حالت نہ ہو کہ دل کو ہر قسم کے اخلاق ردیہ و رذیلہ سے صاف کر کے خدا کی یاد کا عطر لگا دے اور اندر سے خوشبو آوے اس وقت تک خدا تعالیٰ کا شکوہ نہیں کرنا چاہیئے لیکن جب اپنی حالت اس قسم کی بنا لیتا ہے تو پھر شکوہ کا کوئی محل اور مقام ہی نہیں رہتا ...... یہ نہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ بیعت کے بعد اعمال کی کوئی ضرورت نہیں ہے بلکہ بیعت کے بعد حجت پوری ہو جاتی ہے۔ پھر اگر اپنی اصلاح اور تبدیلی نہیں کرتا تو سخت جوابدہ ہے پس ضرورت اس بات کی ہے کہ سچے مسلمان بنو تاکہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں تمہاری کوئی قدر و قیمت ہو۔ جو چیز کار آمد ہوتی ہے اسی کی قدر کی جاتی ہے۔ دیکھو اگر تمہارے پاس ایک دودھ دینے والی بکری ہو جس سے تمہارے بیوی بچے پرورش پاتے ہوں تو تم کبھی اس کو ذبح کرنے کے لئے تیار نہیں ہو جاتے لیکن اگر وہ کچھ بھی دودھ نہ دے بلکہ نری چارہ دانہ کی چٹی ہو تو تم فوراً اس کو ذبح کر لو گے۔ اسی طرح پر جو آدمی اللہ تعالیٰ کا سچا فرمانبردار نیک کام کرنے والا اور دوسروں کو نفع پہنچانے والا نہ ہو۔ اس وقت تک خدا تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرتا بلکہ وہ اس بکری کی طرح ذبح کے لائق ہوتا ہے جو دودھ نہیں دیتی ہے اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ تم اپنے آپکو مفید ثابت کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے بندوں کو نفع پہنچاؤ"

(الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۴ء)

اخبار احمدیہ

— ربوہ — محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال تحریر فرماتے ہیں :-

"مکرم میاں محمد حسین صاحب اور مکرم میاں محمد شفیع صاحب آف چنیوٹ نے اپنے والد محترم برخوردار صاحب مرحوم اور والدہ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی طرف سے فضل عمر ہسپتال میں دو کمروں کی تعمیر کے اخراجات کے لئے مبلغ ۱۲۰۰۰ روپے بطور عطیہ دیئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزا۔ احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرماوے اور اپنے فضل سے ان کے والدین کے درجات بلند فرماوے۔ نیز میاں محمد شفیع صاحب و میاں محمد حسین صاحب کو دینی و دنیوی حسنات سے نوازے۔ آمین"

— جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام مورخہ ۴/۴/۶۵ بروز اتوار بوقت دس بجے صبح بمقام مسجد دار الذکر یوم مسیح موعود کے سلسلہ میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری اور محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد تقاریر فرمادیں گے۔ احباب سے استدعا ہے کہ وہ جوق در جوق اس جلسہ میں شمولیت فرما کر مستفید ہوں۔ مستورات کے لئے پردہ و لاؤڈ سپیکر کا انتظام ہوگا۔

سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور

— مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام ۴ اپریل ۱۹۶۵ء بروز اتوار ۵ بجے شام دار الذکر میں "یوم والدین" منایا جا رہا ہے۔ اس میں انشاء اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی شرکت فرمائیں گے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے بچوں کے ساتھ اس تقریب میں شریک ہوں۔ ناظم اطفال الاحمدیہ مجلس خدام الاحمدیہ

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲-اپریل ۶۵ء

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول

قاضی عبدالنبی صاحب کوکب نے جنوری ۶۲ء کے مودودی صاحب کے ماہنامہ ترجمان القرآن میں "قادیانیوں کے بعض دلائل کا علمی جائزہ" کے زیرِ عنوان ایک مضمون شائع کیا تھا جو حدیث "لو عاش ابراھیم" کے متعلق تھا۔ الفضل میں اداریہ اور ایک مضمون اس کی تردید میں شائع ہؤا تھا۔ تحقیق کا یہ اوّلین اصول ہے کہ انسان مخالف آراء پر بھی توجہ دے اور جو کچھ تردید میں کہا گیا ہے اس کو بھی زیرِ بحث لائے۔ چنانچہ ترجمان القرآن فروری ۱۹۶۵ء میں آپ کی طرف سے اسی عنوان کے ماتحت مضمون فہرستِ مضامین میں دیکھ کر پہلا خیال یہی ہؤا تھا کہ آپ نے ان باتوں پر بحث کی ہوگی جو الفضل میں آپ کے مضمون کی تردید میں شائع ہوئی ہیں مگر جب مضمون دیکھا تو معلوم ہؤا کہ آپ نے ہمارے مضمون کا تعاقب کرنے کی بجائے ایک نئے مسئلہ پر قلم اٹھایا ہے۔ آپ نے چونکہ اپنے مضمون کا نام علمی بحث رکھا ہے اس لئے آپ سے یہی توقع ہوسکتی تھی کہ آپ پہلے مضمون کے متعلق ہی مزید تحقیقات فرماتے مگر آپ نے ان باتوں کا جائزہ لینا اپنی توہینِ علمی سمجھا ہے (جو کہ عام طور پر مودودی جماعت کا وطیرہ ہے ان لوگوں کے غرورِ علم کا یہ عالم ہے کہ وہ جو کچھ لکھتے ہیں اس کو حرفِ آخر سمجھتے ہیں اور مزید جستجو کو اپنی توہین خیال کرتے ہیں) اور ایک نیا سوال اٹھا دیا ہے۔

بہرحال اس دفعہ کوکب صاحب نے سیدہ عائشہ صدیقہ کے اس قول کی تحقیقات فرمائی ہے جو انہوں نے کہا ہے کہ

قولوا انہ خاتم الانبیاء
ولا تقولوا لا نبی بعدہ

الفضل میں مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلہ کا مضمون شائع ہوچکا ہے جس میں فاضل مضمون نگار نے کوکب صاحب کے ہر اعتراض کو لے کر اس کا خاطر خواہ جواب دے دیا ہے۔ جہاں تک قول کی سند کا سوال ہے انہوں نے اس کی بھی وضاحت کر دی ہے۔ اور یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و وفات کے متعلق کیا عقیدہ رکھتی تھیں۔ تاہم ان کو یہاں دُہرانے کی ضرورت نہیں سمجھتے ہم صرف اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں کہ خود کوکب صاحب نے اپنے اسی مضمون میں تسلیم کرلیا ہے کہ خاتم الانبیاء اور لا نبی بعدی کے معنی میں فرق ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اس سوال کو زیادہ اہمیت اس لئے حاصل ہوجاتی ہے کہ "لا نبی بعدہٗ" کہنے سے روکنے کی دوسری وجہ جو (اس قول کے صحیح ثابت ہوجانے کی صورت میں) ہمارے نزدیک اس کی اصل وجہ ہوسکتی ہے اپنی تائید پر مضبوط قرائن و شواہد رکھتی ہے اور وہ دوسری وجہ یہ ہے کہ "لا نبی بعدہٗ" کے الفاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کے متعلق بظاہر شبہ پیدا ہوسکتا تھا ازواجِ مطہرات اور صحابۂ کرام جس طرح ختمِ نبوت کے عقیدے پر کامل یقین رکھتے تھے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمدِ ثانی کا مسئلہ بھی ان کے معتقدات میں شامل تھا کیونکہ ان حضرات نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے واضح ارشادات بار بار سُنے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے تشریف لائیں گے۔ ان حضرات میں سے بعض کو یہ بات کھٹکی کہ اگر حضرت عیسیٰ کی آمدِ ثانی کا انکار کرنے والا کوئی گروہ پیدا ہو گیا تو ممکن ہے کہ وہ "لا نبی بعدی" کے الفاظ سے استدلال کرے اور کہے کہ جس طرح حضورؐ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوسکتا اسی طرح پہلے ہوچکنے والے انبیاء میں سے بھی کوئی حضورؐ کے بعد ظہور پذیر نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کا کوئی امکان نہیں۔ اور اسی طرح ان تمام احادیث کا انکار کر دیا جائے جو حضرت مسیح کی دوبارہ آمد کی صاف اطلاع دیتی ہیں۔ اس لئے بعض صحابہ نے عوام کو اس مسئلے کا حل یوں سمجھانا مناسب سمجھا کہ وہ ایسے مواقع پر "لا نبی بعدہٗ" کے الفاظ کے بجائے "خاتم الانبیاء" کے الفاظ بولا کریں کیونکہ ان الفاظ میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمدِ ثانی کے انکار کی کوئی گنجائش نہیں نکالی جاسکتی۔ وجہ ظاہر ہے کہ سلسلۂ انبیاء کے ختم کرنے کا مفہوم ہی یہی سمجھ میں آتا ہے کہ جتنے انبیاء پیدا ہونے تھے حضورؐ سے پہلے پیدا ہوچکے۔ آپ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا۔ اور جہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تعلق ہے۔ سو وہ پہلے گروہِ انبیاء ہی کے ایک فرد ہیں۔ چنانچہ وہی تفسیر دُرِّ منثور جو قادیانی حضرات کے ہاں اس حد تک پایۂ اعتماد کو پہنچتی ہے کہ اس میں درج ہونے والے حضرت عائشہ کے قولِ مذکور کو سند نہ ہونے کے باوجود قابلِ استدلال سمجھ لیا گیا ہے۔ اسی دُرِّ منثور کے اسی صفحے پر حضرت عائشہ کے قول کے بعد متصل ہی حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا درجِ ذیل قول بھی نقل کیا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ قادیانی فضلاء اس قول کو بھی اسی طرح قابلِ استدلال سمجھیں گے جس طرح انہوں نے حضرت عائشہ کے قول کو قابلِ استدلال قرار دیا ہے:۔

واخرج ابن ابی شیبۃ
عن الشعبی رضی اللہ عنہ
قال قال رجلٌ عند المغیرۃ
بن شعبۃ صلی اللہ علی
محمد خاتم الانبیاء
لا نبی بعدہٗ فقال المغیرۃ
حسبک اذا قلت
خاتم الانبیاء فانّا کنّا
نحدث انّ عیسیٰ علیہ السلام
خارج فان ھو خرج فقد
کان قبلہٗ و بعدہٗ۔ (دُرِّ منثور ج ۵ ص ۲۰۴)

ابن ابی شیبہ نے امام شعبی سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک شخص نے مغیرہ بن شعبہ کے پاس حضورؐ کو "خاتم الانبیاء لا نبی بعدہٗ" کہہ کر آپؐ پر درود بھیجا تو حضرت مغیرہ نے کہا "خاتم الانبیاء" کہہ دینا ہی کافی تھا کیونکہ ہم یہ بیان کررہے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ظہور فرمانا ہے۔ چنانچہ اگر آپ ظہور پذیر ہوئے تو آپ کی حیثیت یہ ہوگی کہ آپ حضورؐ سے پہلے بھی ہوچکے ہیں اور اب بعد میں بھی آئیں گے۔"

(ترجمان القرآن فروری ۶۵ء ص ۵۴-۵۵)

اگر یہ درست ہے کہ دونوں میں فرق ہے تو یہی چیز ہے جس پر احمدی بھی آپ سے متفق ہیں۔ اب بحث اس پر آٹھہرتی ہے کہ کیا جس ابنِ مریم کی آمد کی پیشگوئی ہے وہ وہی ابنِ مریم ہیں جو آج سے دو ہزار سال پہلے بنی اسرائیل میں مبعوث ہوئے تھے یا ایسے ابنِ مریم سے مُراد ہے جو پہلے ابنِ مریم کی خو بو پر امتِ محمدیہ میں ظہور کرے گا۔ سو کوکب صاحب سے ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ وہ ثابت کریں کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام فوت نہیں ہوئے اور آسمان پر موجود ہیں۔ مثلاً قرآن کریم میں جو الفاظ آتے ہیں کہ

بل رفعہ اللہ الیہ
یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی طرف اُٹھا لیا

(باقی ص ۱۲ پر)

رکھّی کیا ابنِ مسیحا نے بنائے ربوہ

زندگی بخش ہے کیا آب و ہوائے ربوہ
پُر ہے انفاسِ مسیحا سے فضائے ربوہ
ہے محمدؐ کا جو پیغام وہی ہے پیغام
گونج ہے نغمۂ یثرب کی نوائے ربوہ
نُورِ اسلام سے دُنیا کے کنارے بھر دو
اُتری ہے عرشِ معلّٰی سے ضیائے ربوہ
روز جاتے بھی ہیں آتے بھی مبلّغ ہیں جہاں
رکھّی کیا ابنِ مسیحا نے بنائے ربوہ
دل کو تسکین مرے ملتی ہو جس جا تنویرؔ
کونسی دیس میں بستی ہے سوائے ربوہ

ایمان کی حقیقت

مکرم محمد عیسیٰ صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ

قرآن کریم کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمان ہونے کے دو مقام ہیں۔ جنہیں اصطلاح میں اسلام اور ایمان کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اسلام کی تعریف قرآن کریم میں ان الفاظ میں بیان ہوئی ہے۔

قالت الاعراب اٰمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم (الحجرات آیت ۱۵)

یعنی اعراب کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں۔ اے رسول تو اسے کہہ دے کہ تمہیں ابھی ایمان کا مقام حاصل نہیں ہوا۔ اس لئے یہ نہ کہو کہ ہم ایمان لے آئے ہیں۔ بلکہ یہ کہو کہ ہم نے ظاہری طور پر فرمانبرداری قبول کر لی ہے۔ کیونکہ ایمان جس حقیقت کا نام ہے۔ وہ ابھی تک تمہارے قلوب میں راسخ نہیں ہوا۔

عرب کے جن دیہاتی اور بدوؤں کا ذکر یہاں ذکر کیا گیا ہے۔ یہ لوگ اسلام قبول کر چکے تھے اور اسلام کے بنیادی عقائد نماز روزہ وغیرہ اعمال بجا لاتے تھے۔ انہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس وقت جس مقام پر تم ہو یہ اسلام کا مقام ہے۔ ایمان کا مقام اس سے آگے ہے۔ اور ابھی تم اس منزل پر نہیں پہنچے۔

ایمان و اسلام کی حقیقت کے بارہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی احادیث سے بھی روشنی پڑتی ہے۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں کتاب الایمان میں ایک روایت بیان کی ہے کہ ایک روز نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ باہر تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ایمان کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔

الایمان ان تؤمن باللہ وملٰئکتہ وبلقائہ ورسلہ وتؤمن بالبعث۔

(بخاری کتاب الایمان)

کہ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ اور اس کے ملائکہ اور اس کی ملاقات اور اس کے رسولوں کو مانے نیز بعث بعد الموت کو بھی مانے۔

پھر اس آدمی نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ اسلام کیا ہے تو آپ نے فرمایا۔

الاسلام ان تعبد اللہ ولا تشرک بہ وتقیم الصلوٰۃ وتؤدی الزکوٰۃ المفروضۃ وتصوم رمضان۔

کہ تو خدا تعالےٰ کی عبادت کرے۔ اس کا شریک نہ ٹھہرائے اور نماز سنوار کر پڑھے اور مقرر کردہ زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے۔ اس حدیث سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایمان کا تعلق عقائد کے ساتھ ہے۔ اور اسلام کا ظاہری اعمال کے ساتھ ہے۔

اس لئے اللہ تعالےٰ نے اعراب کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ تمہارا مقام ابھی اسلام تک ہے یعنی تم ظاہری اعمال تو بجا لاتے ہو۔ لیکن ابھی تک ایمان کی حلاوت تمہارے دلوں میں جاگزیں نہیں ہوئی۔ جب تمہارے اعمال عقائد کے لحاظ سے ظاہر اور باطن میں ایک ہو جائیں گے۔ تو اس وقت تمہیں ایمان کا درجہ حاصل ہو جائے گا۔

ایمان کی حقیقت کے بارہ میں اس زمانہ کے حکم و عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ایمان اس بات کو کہتے ہیں کہ اس حالت میں مان لینا جبکہ ابھی علم کمال تک نہیں پہنچا اور شکوک و شبہات سے ہنوز لڑائی ہے۔ پس جو شخص ایمان لاتا ہے یعنی باوجود کمزوری اور نہ مہیا ہونے کے کل اسباب یقین کے اس بات کو اغلب احتمال کی وجہ سے قبول کر لیتا ہے وہ حضرت احدیت میں صادق اور راستباز شمار کیا جاتا ہے۔ اور پھر اس کو موہبت کے طور پر معرفت تامہ حاصل ہوتی ہے۔ اور ایمان کے بعد عرفان کا جام اس کو پلایا جاتا ہے۔ اسی لئے ایک مرد متقی رسولوں اور نبیوں اور مامورین من اللہ کی دعوت کو سنکر ہر ایک پہلو پر ابتدا امر میں ہی حملہ کرنا نہیں چاہتا بلکہ وہ حصہ جو کسی مامور من اللہ کے منجانب اللہ ہونے پر بعض صاف اور کھلے کھلے دلائل سے سمجھ آ جاتا ہے۔ اسی کو اپنے اقرار اور ایمان کا ذریعہ ٹھہرا لیتا ہے۔ اور وہ حصہ جو سمجھ میں نہیں آتا اس میں سنت صالحین کے طور پر استعارات اور مجازات قرار دیتا ہے۔ اور اسی طرح تناقض کو درمیان سے اٹھا کر صفائی اور اخلاص کے ساتھ ایمان لے آتا ہے۔ تب خدا تعالےٰ اس کی حالت پر رحم کر کے اور اس کے ایمان پر راضی ہو کر اور اس کی دعاؤں کو سنکر معرفت تامہ کا دروازہ اس پر کھولتا ہے۔ اور الہام و کشوف کے ذریعہ سے اور دوسرے آسمانی نشانوں کے وسیلہ سے یقین کامل تک اس کو پہنچاتا ہے۔"

(ایام الصلح ص ۳)

ایمان کی حقیقت کے بارہ میں پہلی دو صدیوں میں علماء کے درمیان مختلف مسائل دینیہ کے بارہ میں جو بحثیں شروع ہوئیں۔ ان میں ایمان کی حقیقت کے بارہ میں یہ بحث بھی چل نکلی کہ ایمان کیا چیز ہے؟ کیا ایمان بڑھتا بھی ہے اور گھٹتا بھی ہے؟ کیا ایمان صرف قلبی تصدیق کا نام ہے۔ یا صرف زبان سے اقرار ہی کافی ہے یا قلبی تصدیق اور اقرار دونوں کو ایمان کہتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ اعمال کا شامل ہونا ضروری ہے یا نہیں۔ نیز یہ کہ کیا زبانی اقرار ایمان کا رکن ہے یا شرط وغیرہ (فتح الباری)

چنانچہ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں کتاب الایمان کے تحت مختلف ابواب باندھ کر قرآن کریم اور احادیث اور اقوال ائمہ سے اور اپنے خاص طرز بیان سے ایمان کی تعریف کے بارہ میں اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔

آپ کے نزدیک کامل ایمان نام ہے۔ اقرار باللسان تصدیق قلبی اور اعمال صالحہ کا اور ان تینوں کے ملنے سے ایمان مکمل ہوتا ہے۔

پھر آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ:

الیقین الایمان کلہ

(بخاری کتاب الایمان)

کہ یقین ہی سارے کا سارا ایمان ہے۔ کیونکہ یقین ہی ہے جو انسان کو دراصل معاصی سے دور رکھتا ہے۔ اور اسی کی بدولت انسان کو نیکی کرنے کی طاقت ملتی ہے کسی حقیقی اور سچی تبدیلی کا یقین کے بغیر پیدا ہونا ناممکن ہے۔ اللہ تعالےٰ سے سچی محبت اور رسول پاک کے احکام کو صدق دل سے قبول کرنا بھی ایمان پر ہی منحصر ہے جس آدمی کو یقینی طور پر معلوم ہو کہ اس شربت کے گلاس میں زہر ہے۔ اور اس کے پینے سے میری ہلاکت یقینی ہے۔ وہ کبھی اس کو منہ لگانے کی جرأت نہیں کرتا۔

بعض حقائق ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا نظری اور علمی طور پر سمجھنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ موجود ہو کر نظروں کے سامنے آ جائیں تو دیکھنے والوں کے لئے وہ ایک بدیہی بات ہوتی ہے۔ یہ ایمان بھی اسی قسم کے حقائق میں سے ہے۔ چنانچہ ایمان کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے جب ہم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مقدس و مطہر زندگیوں پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قوت قدسیہ نے ان کے اندر کیسا ایمان پیدا کر دیا تھا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے ایک صحابی حضرت حارث بن مالکؓ سے ایک دن فرمایا۔

کیف اصبحت یا حارث

یعنی اے حارث تو نے آج صبح کس حال میں کی ہے۔ تو حضرت حارثؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ

اصبحت بنعمۃ اللہ مؤمنًا حقًا۔

اے اللہ تعالےٰ کے رسول میں نے اللہ تعالےٰ کے فضل و احسان سے ایمان کی حالت میں صبح کی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ غور تو کرو کہ کیا کہہ رہے ہو؟ ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ اسی طرح ایمان کی بھی ایک حقیقت ہے کیا تمہیں بھی ایمان کی وہ حقیقت حاصل ہو چکی ہے۔ تو حارث نے عرض کی الحمد للہ میری یہ حالت ہے کہ گویا عرش الٰہی میری آنکھوں کے سامنے ہے اور میں جنت کی بہاروں اور اس میں اہل جنت کی ملاقاتوں کے نظارے بچشم خود دیکھ رہا ہوں۔ اور اہل دوزخ کی چیخ و پکار کی آواز میرے کانوں میں پڑ رہی ہے۔

حضرت حارثؓ کا یہ کہنے سے مطلب یہ تھا کہ اللہ تعالےٰ کی ہستی کے بارہ میں جو کچھ میں نے حضور علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا ہے۔ اور جو قرآن کریم میں پڑھا ہے۔ اس کے متعلق مجھے یقین کامل حاصل ہے۔ اور گویا اہل جنت اور اہل نار کی کیفیت کو اپنی نگاہوں سے دیکھ رہا ہوں۔ جس میں کسی شک و شبہ اور تردد کی گنجائش نہیں

یہی چیز ہے جسے حقیقت ایمان سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ قرآن کریم کی آیت ہے۔

انما المؤمنون الذین اٰمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا۔

یعنی کہ مومن وہی ہوتے ہیں جو خدا تعالےٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں۔ پھر شبہ میں مبتلا نہیں ہوتے۔ اس میں بھی اسی طرف اشارہ ہے۔

(باقی)

لیڈر

بقیہ صہ ۲

اس کے معنی ہیں اللہ تعالےٰ نے آپ کو آسمان پر اٹھا لیا تھا۔ اس کے لئے آپ کو دو باتیں لازماً ثابت کرنا ہوں گی۔ اوّل یہ کہ آسمان کوئی مقام ہے جہاں ایک انسان بجسدِ عنصری رہ سکتا ہے اور دوم یہ کہ اللہ تعالیٰ اس مقام میں محدود ہے اور یہ جو قرآن کریم میں آیا ہے کہ

وسع کرسیّہ السمٰوٰت والارض

یہ نعوذ باللہ غلط ہے۔

اگر آپ یہ باتیں ثابت نہ کر سکیں اور انشاء اللہ کبھی ثابت نہیں کر سکیں گے تو پھر ان احادیث اور اقوالِ ائمہ کی کیا توجیہہ ہوگی جن میں ابنِ مریم کی آمد کی پیشگوئی پائی جاتی ہے۔

آپ یہ مانتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی طرف جو قول منسوب کیا گیا ہے بعینہٖ اسی قسم کا قول حضرت مغیرہؓ کی طرف بھی منسوب کیا گیا ہے جو صحابہ کرامؓ میں سے تھے۔ اس قول کو احمدیوں نے وضع نہیں کیا بلکہ اگر وضع کیا ہے تو نعوذ باللہ اس کا ارتکاب یا تو درِّ منثور اور مجمع البحار کے مصنفین نے کیا ہے اور یا ان سے پہلے کسی نے کیا ہوگا پھر بھی اس سے کم از کم جو بات ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ان مصنفین کے نزدیک بھی الفاظ خاتم الانبیاء اور لانبی بعدی کے مفہوم میں فرق ہے۔ آپ کے نزدیک وہ فرق یہ ہے کہ لانبی بعدی سے خدشہ تھا کہ آپؐ کے بعد ابنِ مریم چونکہ آنے والے تھے کہیں اس سے بھی لوگ انکار نہ کر دیں۔ خاتم الانبیاء کے الفاظ میں یہ خطرہ نہیں رہتا۔ اس سے ثابت ہوا کہ خاتم الانبیاء کے جو معنی آپ لوگ کرتے ہیں وہ غلط ہیں کہ آپؐ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا مگر ایسا نبی آسکتا ہے جو آپؐ سے پہلے بھی آچکا ہو کیا آپ یہ بتا سکتے ہیں کہ خاتم الانبیاء کے آپ یہ معنی کس اصول سے متعین کرتے ہیں۔

پھر غور کیجئے آپ کے نزدیک درِّ منثور اور مجمع البحار کے مصنفین نے (کم از کم) دونوں ترکیبوں میں فرق سمجھا ہے۔ وہ فرق کیا ہے۔ آپ کے نزدیک بھی وہ فرق یہ ہے کہ خاتم الانبیاء کی صورت میں بعد میں ایسا نبی آسکتا ہے جو پہلے بھی آچکا ہو مگر ایسا نبی بھی لانبی بعدی کی صورت میں نہیں آسکتا اس لئے آپ کے قول کے مطابق حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت مغیرہؓ نے بھی دونوں میں فرق سمجھا۔ یعنی خاتم الانبیاء کی صورت میں پہلا آیا ہوا نبی بعد میں بھی آسکتا ہے مگر ایسا نبی نہیں آسکتا جو پہلی دفعہ بعد میں مبعوث ہو۔ ہمیں کامل یقین ہے کہ آپ کبھی یہ ثابت نہیں کر سکیں گے۔ اس صورت میں آپ کو یہ ماننا پڑے گا کہ ان بزرگوں نے جو یہ شرط لگائی ہے کہ پہلے آیا ہوا نبی ہی بعد میں آسکتا ہے صحیح نہیں ہے بلکہ تحقیق یہ ہے کہ خاتم الانبیاء کے الفاظ نہ صرف کسی بعد میں آنے والے نبی کے مانع نہیں بلکہ ایک قسم کے نبی کے مبعوث ہونے کے مؤید ہیں ایسا نبی جو آپؐ کے فیض سے آپؐ کی آوردہ شریعت کی تجدید و احیاء کے لئے مبعوث ہو۔ اس طرح وہ تمام احادیث بھی صحیح ثابت ہو جاتی ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعد میں آمد کی پیشگوئی کرتی ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت مغیرہؓ کے اقوال بھی تذبذب کے غبار سے نکل آتے ہیں۔

اگر آپ ان معنی کو تسلیم نہیں کرتے تو فرمائیے کیوں نہیں کرتے۔ خاتم الانبیاء کے الفاظ میں وہ کونسی شے ہے جو یہ معنی متعین کرتی ہے کہ ایسا نبی تو آسکتا ہے جو پہلے بھی آچکا ہو مگر ایسا نبی نہیں آسکتا جو پہلے نہ آیا ہو۔ آپ علمی تحقیق کے دعویدار ہیں محض مزعومات کوئی معنی نہیں رکھتے۔

ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ خاتم الانبیاء کے الفاظ میں وہ کونسی چیز ہے جو پہلے آئے ہوئے نبی کی آمد کے تو مانع نہیں مگر ایسے نبی کے آنے میں مانع ہے جو پہلے نہ آیا ہو مگر جو یہ دعویٰ کرتا ہو کہ اس کو نبوت سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض سے صرف آپؐ کی نبوت اور رسالت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے عطا ہوئی ہے اگر آپ کی علمی تحقیقات میں کوئی دم خم ہے تو اس کا مظاہرہ فرمائیے صرف لکیر کے فقیر نہ بنئے۔ ہم کو امید ہے کہ اگر آپ خاتم النبیین کے الفاظ پر خالی الذہن ہو کر غور فرمائیں گے تو آپ بھی اسی نتیجہ پر پہنچیں گے جس پر احمدی پہنچے ہیں اور جس پر حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی علیہ الرحمۃ پہنچے ہیں کہ

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔"

(تحذیر الناس صفحہ ۲۸)

ہم نے صرف یہ مختصر حوالہ اختصار کے پیشِ نظر نقل کیا ہے ورنہ آپ کے اور دیگر جیّد اہلِ علم حضرات کے بیسیوں حوالے پیش کئے جا سکتے ہیں جن میں خاتم الانبیاء کے وہی معنی بیان کئے گئے ہیں جو احمدی لیتے ہیں۔ آخر میں ایک حوالہ حضرت ملا علی قاریؒ کا بھی ملاحظہ ہو:۔

فلا ینا قض قولہ
خاتم النبیین اذ المعنی
انہ لا یأتی بعدہ نبیٌ
ینسخ ملّتہ ولم یکن
من امتہ۔ فیقوّی حدیث
لو کان موسی حیًّا لما وسعہ
الا اتباعی۔

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا آیہ خاتم النبیین کے خلاف نہیں ہے کیونکہ خاتم النبیین کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ آپؐ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو آپؐ کی ملت کو منسوخ کرے اور آپؐ کی امت میں سے نہ ہو اسی عقیدہ کی تقویت اس حدیث سے ہوتی ہے کہ اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو میرے اتباع کے سوا نہیں کوئی چارہ نہ تھا۔

سوئٹزرلینڈ کی مسجد محمود میں عید الفطر کی تقریب

ایک سوئس احمدی دوست کے تاثرات

سوئٹزرلینڈ کے ایک نومسلم احمدی بھائی جناب کمال فولمار کے جرمن مضمون کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

مجھے نماز عید الفطر کے لئے پہنچنے میں کچھ تاخیر ہو گئی۔ مسجد محمود ذرا بلند مقام پر واقع ہے۔ دُور سے سنہرا چاند تارا نظر آیا پھر چھوٹا سا مینار اور گنبد۔ یہ گویا زائرین کو زبانِ حال سے خوش آمدید کہہ رہے۔

سوئٹزرلینڈ کی اوّلین اور واحد مسجد میرے پہنچنے تک پُر ہو چکی تھی۔ برادرانِ اسلام بنیانِ مرصوص کی تصویر بنے سیڑھیوں اور باہر کے دروازے تک ایک دوسرے کو السلام علیکم کہتے ہوئے نظر آرہے تھے۔

نماز باجماعت ختم ہونے پر خطبہ قرآنِ پاک کے اس ارشاد سے شروع ہوا

"واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرّقوا"

اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور تفرقہ سے بچو۔

امام جناب مشتاق احمد صاحب باجوہ نے جرمن زبان میں سامعین کو تلقین فرمائی کہ سائنس اور تکنیک کے ہر نئے مرحلہ پر ہمارے لئے خدائے واحد ربّ العالمین حیّ وقیوم ذوالجلال کا شکر بجا لانا ضروری ہے۔ وہی قادرِ مطلق اقوام عالم کا خالق و مالک ہے متعدد نسلوں اور ممالک کے لوگ اسی کے نام پر اور اسی کی راہ میں حقیقی مفاہمت اور اخوّت کے مرحلہ تک پہنچ سکتے ہیں۔ لفظ اسلام کا مفہوم ہی اللہ کے ساتھ۔ اس کے نام پر۔ اس کی راہ میں اور اسی کی مدد کے طفیل امن و سلامتی اور فرمانبرداری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے مذہب میں نسلی تفاوت کو سرے سے مٹا دیا گیا ہے۔ یہاں روحانی اخوت کا رشتہ رنگوں کے امتیاز کو مٹا دیتا ہے۔ یہ چہرے سفید۔ سیاہ۔ زرد یا خاکی نہیں بلکہ مسلمان چہرے ہیں۔ یہاں قرآنِ پاک کی تعلیمات کے طفیل سرخ و سفید صورتوں کے آئینے دلی خلوص اور مصفّٰی روحوں کی عکاسی کرتے ہیں۔

نماز کے اختتام پر باہمی مصافحہ و معانقہ کا سلسلہ شروع ہوا۔ احباب جرمن۔ عربی اردو (اور کچھ عرصہ سے ترکی میں بالخصوص) باہم تہنیت و تبریک پیش کر رہے تھے۔ کئی سال پیشتر جب ہمارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ نے سوئٹزرلینڈ میں مسجد کی تعمیر کے پروگرام اور اخراجات کی منظوری عنایت فرمائی تو کسے معلوم تھا کہ اس ملک میں موجود صدہا ترک بھائیوں کی تعداد کئی گنا ہونے والی ہے۔ آج یہ مسجد واقعی ہماری جماعت کیلئے کے لئے اور ہمارے مسلمان بھائیوں کیلئے موجب فخر ہے۔

زیورچ شہر کے حکام کو مشیت ایزدی نے مسجد کی تعمیر میں ہماری مدد کی توفیق عطا فرمائی اس طرح ان کی طرف سے اس علاقہ میں اقامت پذیر مسلمانوں کی بنیادی ضرورت یعنی "روحانی دلداری" کا سامان بھی خود بخود پیدا ہو گیا۔ فالحمد للہ ربّ العالمین

یہاں کے امام مسجد جناب مشتاق احمد صاحب باجوہ اور آپ کے معاونین کی بے لوث محنت اور ضیافت کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے۔

چوہدری عبد اللطیف واقفِ زندگی
مبلّغ جرمنی

جماعت احمدیہ کی چھیالیسویں مجلس مشاورت کی مختصر رُوداد

صدر انجمن احمدیہ۔ تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے بجٹ ہائے آمد و خرچ پر عمومی بحث

(قسط اوّل)

اختتامی اجلاس

مجلس مشاورت کا چوتھا اور آخری اجلاس مورخہ ۲۸ / مارچ ۱۹۶۵ء کو صبح سوا آٹھ بجے محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور کی صدارت میں منعقد ہوا۔ حسبِ معمول کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے کی۔ بعدہٗ محترم صاحبِ صدر نے اجتماعی دُعا کرائی۔

دعا سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے نمائندگان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے ایک کتاب "تحریکِ احمدیت اور اسکے نقاد" لکھی ہے۔ جسے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے حال ہی میں شایع کیا ہے۔ غیروں نے جماعتِ احمدیہ کے متعلق جن اعلیٰ خیالات اور آراء کا اظہار کیا ہے۔ اس کتاب میں ان سب کو یکجائی طور پر بہت عمدہ طریقہ سے پیش کیا گیا ہے۔ تبلیغی لحاظ سے کتاب بہت مفید ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس کی خریداری کی طرف متوجہ ہوں اور اس سے تبلیغی رنگ میں فائدہ اٹھائیں۔

بجٹ صدر انجمن احمدیہ پر عمومی بحث

ازاں بعد صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ آمد و خرچ بابت ۶۶-۱۹۶۵ء پر عمومی بحث ہوئی۔ بحث سے قبل محترم صاحبِ صدر نے نمائندگان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ ہم سب ایک کنبہ کے افراد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جن عظیم الشان نعمتوں سے نوازا ہے ان میں سے ایک عظیم الشان نعمت کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی اس آیت میں ذکر فرمایا ہے

فاصبحتم بنعمتہٖ اخوانا

پس اس نعمتِ عظمیٰ کی رُو سے ہم سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ہماری تنقیدیں محبت کا ایک پیغام ہیں نہ کچھ اور۔ ہماری تنقیدیں اس رنگ میں ہونی چاہئیں کہ فلاں جگہ رخنہ ہے اسے دور کیجئے یا یہ کہ فلاں قدم دھیمہ ہے اسے تیز کیجئے۔ تنقید اسی غرض سے ہونی چاہیئے کہ صورت حال بہتر ہو جائے۔ محض تنقید برائے تنقید کا کوئی فائدہ نہیں۔ ہماری مشاورت جو تنقید برائے تنقید کی نہیں بلکہ تنقید برائے تعمیر کی آئینہ دار ہوتی ہے دوسروں کے لئے ایک نمونہ ہے۔ پس ہماری تنقید محبت کے رنگ میں تعمید کی غرض سے ہونی چاہیئے۔ عمومی بحث شروع ہونے سے قبل نمائندگان سے میں یہی کہنا چاہتا ہوں کہ محبت کے رنگ میں اس طور سے بات پیش کیجئے کہ دوسرا اسے قبول کرنے پر مجبور ہو جائے۔

ازاں بعد بجٹ پر عمومی بحث ہوئی جس میں یکے بعد دیگرے ۲۷ نمائندگان نے حصہ لیا ان میں مکرم ضیاء الحق خان صاحب رحیم یار خاں، مکرم محمد اسحٰق صاحب مظفر گڑھ۔ مکرم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ شیخوپورہ۔ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ، مکرم سید حضرت اللہ پاشا صاحب لاہور۔ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نمائندہ وقفِ جدید، مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نمائندہ لجنہ۔ مکرم شمس الدین اسلم صاحب پشاور، مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی، مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور، مکرم بابو قاسم الدین صاحب سیالکوٹ، مکرم شمس الرحمٰن صاحب بیرسٹر مشرقی پاکستان، مکرم رانا محمد خاں صاحب۔ بہاولنگر، مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب۔ مکرم قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور، مکرم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی لاہور۔ مکرم عبدالجلیل صاحب عشرت لاہور۔ مکرم غلام دستگیر صاحب لائل پور، مکرم چوہدری احمد مختار صاحب کراچی۔ مکرم شریف احمد صاحب باٹاپور، مکرم چوہدری اللہ داد صاحب کراچی۔ مکرم محمود احمد صاحب قریشی لاہور مکرم میاں محمد بشیر احمد صاحب جھنگ، مکرم محمد نصیب صاحب عارف حویلیاں۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس شامل تھے۔ ان سب احباب نے اصلاحی تربیتی اور تنظیمی امور سے متعلق بعض اہم اور مفید مشورے دیئے۔ آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے ان مشوروں سے متعلق صدر انجمن کی طرف سے بعض امور کی وضاحت کرنے کے بعد نمائندگان کو بتایا کہ جملہ مشورے اور تجاویز نوٹ کر لی گئی ہیں جن پر صدر انجمن احمدیہ اپنے اجلاسوں میں غور کرکے ان سے فائدہ اٹھانے کی پوری پوری کوشش کرے گی۔ بجٹ پر عمومی بحث قریباً ساڑھے تین گھنٹہ جاری رہا۔

ازاں بعد محترم صاحب صدر نے صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ کے متعلق رائے طلب کی۔ چنانچہ جملہ نمائندگان نے سب کمیٹی کی رپورٹ سے اتفاق کرتے ہوئے ۳۴،۲۴،۲۵۳/- روپے کی متوقع آمد اور اسی قدر خرچ پر مشتمل بجٹ کے منظور کئے جانے کی سفارش کی۔

(باقی)

درخواستِ دُعا

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

فضلِ عمر ہسپتال کی تعمیر کے سلسلہ میں جن احباب نے ۱۵/۱/۶۵ تا ۲۸/۲/۶۵ تک مبلغ ۱۰/- روپے یا اُس سے زیادہ عطایا بھجوائے ہیں اُن کے نام درج ذیل ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام دوستوں کو دینی و دنیوی حسنات سے نوازے۔ نیز دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ تعمیر ہسپتال کے لئے زیادہ سے زیادہ رقوم بھجوا کر ممنون فرمادیں۔ تا عمارت کا ایک ضروری حصہ جس کی تعمیر زیرِ تجویز ہے شروع کیا جا سکے۔

فہرست عطیہ برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

نمبر	نام	رقم
۱	غلام یٰسین صاحب رسالپور	۶۲-۰۰ روپے
۲	شیخ ناصر احمد صاحب مرچنٹ اوکاڑہ	۲۰-۰۰ "
۳	کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ربوہ	۵۰-۰۰ "
۴	مرزا عبدالوحید بیگ صاحب کراچی	۶۰-۰۰ "
۵	محمد اسحٰق صاحب گلوب موٹر کمپنی ڈھاکہ	۲۰۰-۰۰ "
۶	احباب جماعت حلقہ سلطان پورہ لاہور	۴۸-۵۰ "
۷	اہلیہ صاحبہ مبارک احمد صاحب عرف ملک اسلامیہ پارک لاہور	۳۰-۰۰ "
۸	چوہدری ناظر حسین صاحب اسلامیہ پارک لاہور	۱۰-۰۰ "
۹	بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ربوہ	۱۰-۰۰ "
۱۰	میر بشیر احمد صاحب محلہ ارائیں لیعقوب سیالکوٹ	۵۶-۰۰ روپے
۱۱	محمد رشید صاحب منصور دریا خان بھری	۱۵-۰۰ "
۱۲	چوہدری عبدالرشید صاحب چک ۵۰/۱۲-L منٹگمری	۱۰-۰۰ "
۱۳	ایک بہن (نام پڑھا نہیں گیا) از چک ۳۰/۱۱-L منٹگمری	۱۰-۰۰ "
۱۴	ڈاکٹر محمد حیی صاحب کوئٹہ	۱۰-۰۰ "
۱۵	ڈاکٹر مسز صفیہ اے رحیم صاحبہ خضدار	۵۰۰-۰۰ "

صرف ایک ماہ باقی ہے

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰/اپریل ۱۹۶۵ء کو ختم ہو رہا ہے۔ یعنی صرف ایک ماہ باقی ہے۔ اس عرصہ میں حصہ آمد کے موصی احباب کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ اپنی سالِ رواں کی آمدنی کا حصہ وصیت ۳۰/اپریل تک ادا کر دیں۔ تا کہ ۳۰/اپریل تک تمام رقوم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ہو کر سالِ رواں کے حساب میں آجائیں۔

اسی طرح حصہ آمد کے جن موصی احباب کے ذمہ سالہائے گذشتہ کے بقائے ہیں۔ اور انہوں نے ان بقایاجات کو بالاقساط ادا کرنے کی مہلت لے کر پھر بھی کسی وجہ سے بے قاعدگی اور تساہل کیا ہے ان کا بھی یہ فرض ہے۔ کہ سالِ رواں کا پورا حصہ آمد ادا کرنے کے ساتھ حسب وعدہ بقایاجات کی واجب اقساط کو بھی ۳۰/اپریل ۱۹۶۵ء تک ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وصیت کا بقایا کسی صورت میں بھی قابل معافی نہیں ہے۔ وصیت منسوخ ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کا بقایا معاف نہیں ہو سکتا۔ اس لئے حصہ آمد کے بقایا دار موصی احباب کو اپنے بقایاجات کو صاف کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اِعلانِ نکاح

مورخہ ۲۶/مارچ ۱۹۶۵ء کو خطبہ جمعہ سے قبل محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ملک محمد افضل خاں ابن ملک محمد خورشید صاحب اوورسیر منٹگمری کا نکاح ہمراہ جمیلہ فضل النساء صاحبہ بنت مکرم ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر لحاظ سے جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

وصایا

ضروری نوٹ :- ۱- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۶۷۲ میں رالعبہ بی بی بیوہ ملک غلام جیلانی قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن مکان نمبر ۲ رحمان سٹریٹ نمبر ۲ رحمان پورہ ڈاک خانہ اچھرہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۹/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت جیب خرچ کی صورت میں ۱۵ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ رالعبہ بی بی گواہ شد چوہدری ارشاد احمد ندک ناظم وقف جدید مجلس خدام الاحمدیہ لاہور۔ گواہ شد عبد الغفور زعیم مجلس خدام الاحمدیہ سیکرٹری مال حلقہ رحمان پورہ لاہور۔

مثل نمبر ۱۷۶۷۳ میں طالب حسین ولد علم دین صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ کاشتکاری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۴ء ساکن چک ۳۳۴ ج ب دھیر کے ڈاک خانہ چک ۳۳۴ ج ب ضلع لائل پور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بعد وصیت داخل یا حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

اس وقت میری اراضی زرعی تعدادی سولہ کنال تیرہ مرلے چک ۳۳۴ ج ب میں از قسم نہری ہے اور پچاس کنال اراضی نہری موضع ۱۹۲ نہر مراد تحصیل حاصل پور ضلع بہاول پور میں ہے (خود پیدا کردہ) جس کی اندازاً قیمت ہر دو جگہ -/۸۳۰۰ روپے علاوہ ازیں ایک مکان خام موضع ۳۳۴ ج ب میں ہے جو ہم چار بھائیوں کا مشترکہ ہے اس کی قیمت اندازاً مبلغ پانچ صد روپیہ ہے اور دس مرلہ زمین ربوہ میں ہے جس کی قیمت -/۲۶۹ روپے یعنی کل جائداد موجودہ مبلغ -/۸۶۹۴ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے علاوہ میری کوئی اور جائداد نہیں ہے اپنی اس اراضی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور منڈی کے بھاؤ کے مطابق ۱/۱۰ حصہ ادا کر دوں گا اگر میں یا میرے ورثاء میرا حصہ کی ادائیگی نہ کر سکیں تو یہ میری وصیت منسوخ سمجھی جائے میرے اس وقت کوئی آمد نہیں اگر کوئی آمد ہوئی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی العبد طالب حسین چک ۳۳۴ ج ب۔ گواہ شد حکیم محمد منیر ولد محمد اعظم صاحب مرحوم چک ۳۳۴ ج ب گواہ شد۔ مبارک علی بقلم خود سیکرٹری مال چک ۳۳۴ ج ب ضلع لائل پور۔

مثل نمبر ۱۷۶۷۴ میں صوبہ خان ولد خان محمد قوم وڑائچ پیشہ کاشتکاری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۸ء ساکن مرالہ ڈاک خانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۱/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد غیر منقولہ اراضی نہری واقعہ موضع مرالہ رقبہ تعدادی ۷ بیگھہ اور ایک بیگھہ سیم زدہ قیمت اندازاً سات ہزار روپیہ مکان پختہ رقبہ پانچ مرلے قیمت اڑھائی ہزار کل مالیت جائداد -/۹۵۰۰ روپے ہے۔ میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کر دوں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی نیز میرے مرنے پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میرا گزارہ مندرجہ جائداد کی آمد پر ہے العبد نشان انگوٹھا صوبہ خان گواہ شد سمی محمد ولد عمر بخش صاحب بقلم خود مرالہ ضلع گجرات۔ گواہ شد۔ شاہ محمد بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مرالہ ضلع گجرات۔

مثل نمبر ۱۷۶۷۵ میں حمیدہ بیگم زوجہ خواجہ عبد الغفار قوم ڈار پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۸/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ جو بذمہ خاوند صاحب الادا ہے ایک جوڑی طلائی کانٹے وزنی ایک تولہ قیمتی ۱۲۵ روپے انگوٹھی طلائی ایک عدد وزنی ۵ ماشے قیمتی -/۵۰ روپے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی مجھے میرے خاوند کی طرف سے -/۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے جاری کی جائے الامۃ حمیدہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد عبد الغفار خان بقلم خود۔ خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ عبد الشکور کلرک جی پی او۔ راولپنڈی۔

نوٹ :- میں مبلغ پانچ صد روپیہ اپنی بیوی کے حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔ العبد عبد الغفار خان۔ بقلم خود۔ گواہ شد شیخ غلام علی ولد شیخ رحیم بخش صاحب راولپنڈی۔ گواہ شد :- سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا حال راولپنڈی۔

مثل نمبر ۱۷۶۷۶ میں چوہدری عمر دین ولد چوہدری حسین خان صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن الفرقان کوارٹرز ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد فقط اس وقت ایک سلائی کی مشین قیمتی یک صد روپیہ ہے میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔ تنخواہ از صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب -/۱۰ روپیہ ماہوار۔ امداد از حضرت صاحب ایدہ اللہ -/۲۰ روپے کل میزان -/۳۰ روپے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا نیز میں اپنی جائداد (مشین) کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد نشان انگوٹھا۔ چوہدری عمر دین گواہ شد محمد شریف خان ولد ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب قائم مقام سیکرٹری وصایا دار الصدر غربی الف ربوہ۔ گواہ شد ملک محمد رفیق صدر حلقہ دار الصدر غربی الف۔ ربوہ۔

مثل نمبر ۱۷۶۷۷ میں اقبال احمد ولد چوہدری نظام الدین صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن پنج گرائیں ڈاک خانہ اچھارڈہ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۷/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت اراضی زرعی ۲ مربع رقبہ ننگر گڑھ مالیتی -/۱۰ ہزار کی ہے میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا کوئی ترکہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا گزارہ اس وقت میری آمد پر ہے جو کہ -/۲۰۰۰ روپے ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ العبد اقبال احمد موضع پنج گرائیں۔ گواہ شد غلام احمد خان بقلم خود چاٹگانگ۔ گواہ شد Lohmul Ullah 84 Quaid-e-millat Road chattagong.

مثل نمبر ۱۷۶۷۸ میں قیصرہ بیوہ ملک عنایت اللہ صاحب مرحوم قوم صدیقی پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت صرف میرا حق مہر ہے جو کہ مبلغ -/۵۰۰ روپے ہے جو بوجہ میرے خاوند کے فوت ہو جانے کے مجھے وصول نہیں ہوا مگر میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی نیز آئندہ اگر کبھی مجھے کوئی آمد کی صورت پیدا ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میرے اخراجات کا کفیل میرا لڑکا ہے۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ قیصرہ بقلم خود

گواہ شد :- سید شریف احمد وصیت نمبر ۹۲۶ سیکرٹری اصلاح و ارشاد گجرات شہر

گواہ شد :- عبد الرحمن شاکر کارکن دفتر وصیت حال وارد گجرات ۱۷/۱/۶۵۔

رسالہ مصباح کے متعلق ضروری اعلان

ماہنامہ مصباح لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا دینی۔ علمی اور معاشرتی رسالہ ہے اس رسالہ کی معاونت کرنا اور اس کی اشاعت کو بڑھانا ہر احمدی بہن کا جماعتی فرض ہے۔ ماہ اپریل کا رسالہ بہت سی خوبیوں پر مشتمل ہے۔ اس رسالہ میں مسائل حج کے متعلق ایک قیمتی مضمون شائع کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے دلچسپ مضمون شامل اشاعت ہیں۔ ہر احمدی گھرانہ میں اس رسالہ کی ایک کاپی ضرور ہونی چاہیئے۔ بہتر تعاون اچھے نتائج کا ضامن ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی مدد فرمائے۔ آمین

(مدیرہ مصباح)

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیز عابد علی بیرسٹر ایڈووکیٹ کا نکاح ہمراہ خانم عذرا حمید خاں بنت عبدالحمید خاں صاحب پسر خاں عبدالمجید خاں صاحب رضی اللہ عنہ بعوض گیارہ ہزار حق مہر مکرم میاں محمد یوسف صاحب نائب امیر جماعتہائے احمدیہ لاہور نے مورخہ ۲۹ ۳/۶۵ کو لاہور میں پڑھا۔

بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے باعث برکت فرمائے۔

(چوہدری اعظم علی ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ریٹائرڈ لاہور)

درخواستہائے دعا

- میری والدہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ (غلام احمد دھوریہ ضلع گجرات)
- میرے لڑکے عزیزم وسیم احمد نے گورنمنٹ کالج لائل پور سے بی۔ ایس۔ سی میڈیکل فسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔ (بلقیس اختر اہلیہ ڈاکٹر ممتاز احمد صاحب ۱۱۶/۵ پیپلز کالونی لائل پور)
- میرے دادا جان قریباً ایک ہفتہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ (قمر احمد محلہ دارالیمن ربوہ)
- میرے والد صاحب کو سخت چوٹ آئی ہے علاج کے باوجود درد کو آرام نہیں آ رہا۔ (شیخ نورالدین منیر کسیرا بازار۔ گوجرانوالہ)
- اہلیہ صاحبہ برادرم محمد شریف صاحب عرصہ چار سال سے بعارضہ بخار علیل ہیں۔ خاکسار بھی عرصہ ایک ماہ سے علیل ہے۔ (خاکسار احمد علی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ۴۳ ضلع شیخوپورہ)
- میرا چھوٹا بھائی عزیزم مشتاق احمد خاں کراچی میں بہت دنوں سے بیمار رہے ہیں۔ (ملک مبارک احمد خاں - لاہور)
- بندہ کے والد میاں روشن الدین صاحب محلہ دارالیمن ربوہ کی بائیں ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ (خاکسار محمد عبداللہ خاں کراچی ۲۵)

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

- **سان تیاگو** - ۳۱ مارچ - چلی میں جہاں اتوار کی رات کو شدید زلزلہ آیا تھا۔ مرنے والوں کی تعداد ۶۰۰ اور ۷۰۰ کے لگ بھگ ہو گئی ہے ابھی تک لاشیں ملبہ سے نکالی جا رہی ہیں۔ بعض مقامات پر امدادی کام میں سخت دشواری پیش آ رہی ہے۔ کیونکہ پانی پھیل جانے اور آگ لگ جانے کی وجہ سے امدادی جماعتوں کا وہاں پہنچنا دشوار ہو گیا ہے۔

- **انقرہ** - ۳۱ مارچ - ترکی کے صدر جمال گرسل نے کہا ہے کہ ترکی عنقریب چین سے سفارتی تعلقات قائم کرے گا۔ انہوں نے کل ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ روس سے ہمارے دوستانہ تعلقات ہیں اور دونوں ملکوں میں تجارت اور دوسرے کئی میدانوں میں تعاون ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ روس ایک سوشلسٹ ملک ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ ہم روس سے تو تعلقات قائم رکھیں اور چین سے دوستی نہ کریں۔

صدر جمال گرسل نے کہا کہ ہم چین سے سفارتی تعلقات کے قیام میں مزید تاخیر سے کام نہیں لیں گے اور عنقریب اس سلسلہ میں مناسب اقدامات کئے جائیں گے۔

- **کراچی** - ۳۱ مارچ - چینی وزیر اعظم مسٹر چو این لائی ۲ اپریل کو کراچی پہنچ رہے ہیں۔ جہاں وہ صدر ایوب سے بات چیت کریں گے۔ اسی روز رات کو صدر ایوب معزز مہمان کے اعزاز میں ایک دعوت دیں گے۔ مسٹر چو این لائی اگلے روز ڈھاکہ روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں سے وہ پیکنگ واپس جائیں گے۔

- **راولپنڈی** - ۳۱ مارچ - کل پاکستان نے پہلے ٹسٹ میچ میں نیوزی لینڈ کو ایک اننگز اور ۶۴ رنز سے شکست دیدی۔ آخری سکور یہ تھا۔ نیوزی لینڈ ۱۷۵ اور ۷۹ اور پاکستان ۳۱۸۔ واضح رہے کہ یہ پہلا ٹسٹ میچ ہے جو پاکستان نے صرف ۱۲ گھنٹے اور ۴۵ منٹ میں جیتا ہے۔ اور اس جیت سے پاکستان میں کرکٹ کا پانچ سالہ تعطل بھی ختم ہو گیا ہے۔ کیونکہ گذشتہ پانچ سال میں پاکستان نے کوئی ٹسٹ میچ نہیں جیتا تھا۔

- **کراچی** - ۳۱ مارچ - پاکستان نے بھارت کو انتباہ کیا ہے کہ اگر اس نے پاکستان کے خلاف جنگی سرگرمیاں اور زہر آلود پراپیگنڈہ بند نہ کیا تو اس کے نتائج بھارت کے لئے تباہ کن ہونگے۔

یہ انتباہ ایک نوٹ میں کیا گیا ہے جو پاکستان کے دفتر خارجہ کے ایک سینئر افسر نے بھارتی ڈپٹی ہائی کمشنر مسٹر پی۔ این کول کے حوالے کیا ہے۔ نوٹ میں کہا گیا ہے کہ حکومت پاکستان کے علم میں یہ بات آئی ہے کہ ۲۷ اور ۲۸ مارچ کو بھارت نے کچھ کے علاقہ میں جنگی مشقیں کی ہیں یہ علاقہ متنازعہ ہے اور پاکستان کی سرحد کے ساتھ واقع ہے۔ ان جنگی مشقوں میں بھارت کے طیارہ بردار جنگی جہاز اور ۸۰ دوسرے جنگی جہازوں نے حصہ لیا ہے۔

- **مکہ معظمہ** - ۳۱ مارچ - ریڈیو مکہ کے مطابق سعودی عرب کے شاہ فیصل نے شہزادہ خالد بن عبدالعزیز کو ملک کا ولی عہد نامزد کیا ہے۔

ایک ایسا نسخہ جس سے تمام دکھ دور ہوتے ہیں اور ہر سکھ حاصل ہوتا ہے

حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کا ۴۲ سال قبل کا ایک پُر معارف خطبہ

حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے آج سے ۴۲ سال قبل مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۲۳ء کو خطبہ جمعہ پڑھتے ہوئے ایک ایسا نسخہ بیان فرمایا جس سے تمام دکھ دور ہوتے ہیں اور ہر سکھ حاصل ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا:-

"اگر ہم کو کوئی ایسا نسخہ مل جائے جو ہر مرض کا علاج ہو۔ اور جس کے استعمال سے فائدہ حاصل ہو تو ہم میں سے ہر ایک اس نسخہ کو استعمال کرے گا مثلاً ایک ایسی چیز ہو جس سے سر درد، پیٹ درد، بخار اور دیگر امراض دور ہوں تو ہم ایسے نسخہ کو نعمت سمجھیں گے اور اس کو بڑے شوق سے استعمال کریں گے۔ اللہ تعالےٰ نے ہمیں ایک نسخہ بخشا ہے جس سے تمام دکھ دور ہوتے ہیں اور ہر ایک سکھ حاصل ہوتا ہے۔ وہ نسخہ استغفار ہے۔ استغفار کے معنے ہیں ہر ایک گناہ و غلطی سے اللہ تعالےٰ کی حفاظت طلب کرنا اور گناہوں سے حفاظت مانگنا دو طرح سے ہے۔ ایک تو [illegible] تعالےٰ ایسی غلطیوں اور گناہوں کے ارتکاب سے بچائے جن سے وہ ناراض ہوتا ہے۔

دوسرے اس طرح کہ جو غلطیاں اور گناہ سرزد ہو چکے ہیں ان کے بدنتائج سے اللہ تعالےٰ محفوظ رکھے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ استغفار کیونکر ہر دکھ کے دور کرنے کا نسخہ ہو سکتا ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وما اصابکم من مصیبۃ

فبما کسبت ایدیکم

یعنی ہر دکھ جو انسان کو پہنچتا ہے اس کی وجہ اس کے ہی اپنے ہاتھوں کی پیدا کی ہوئی ہوتی ہے اور اس لئے جب ہم اللہ تعالےٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں گے۔ تو ہم کو اللہ تعالےٰ ان کی سزا سے بچا لے گا۔ جب ایک انسان دوسرے شخص کی غلطی معاف کر دیتا ہے جب کہ وہ اپنی غلطی سے پشیمان ہو کر معافی کا طالب ہوتا ہے تو اللہ تعالےٰ جو ارحم الراحمین ہے وہ کیونکر اپنے بندہ کے پشیمان ہونے پر اور معافی مانگنے پر اسے معاف نہیں کرے گا۔ پس استغفار ہر دکھ سے نجات اور ہر سکھ کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وما کان اللّٰہ لیعذبھم

وانت فیھم وما کان اللّٰہ

معذبھم وھم یستغفرون

دو ذریعے ہیں جن سے انسان مہلک عذاب سے بچ جاتا ہے۔ ایک نبی کا وجود دوسرا استغفار۔ استغفار کو نبی کا قائم مقام بتایا ہے۔ نبی کے وجود میں اللہ تعالےٰ نے ایسی برکت رکھی ہوتی ہے کہ اس کی وجہ سے دوسرے بھی محفوظ ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی ہم نے اس کا نمونہ دیکھا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا لولا الاکرام لھلک المقام کہ اگر آپ کی عزت مدنظر نہ ہوتی تو اس گاؤں کے لوگ ایسے تھے کہ ان کو ہلاک کر دیا جاتا۔ پھر دوسرا ذریعہ ہلاکت سے محفوظ ہونے کا استغفار ہے۔ حتیٰ کہ استغفار کرنے والا کافر بھی ہو تو بھی استغفار کے ذریعہ عذاب سے بچ جاتا ہے۔"

(الفضل ۲۰ فروری ۱۹۲۳ء)

کانووکیشن جامعہ نصرت ربوہ

جامعہ نصرت ربوہ کا کانووکیشن رسالانہ جلسہ تقسیم اسناد) ۱۱ اپریل ۱۹۶۵ء بروز اتوار دس بجے صبح منعقد ہوگا۔ جن طالبات نے ڈگری حاصل کرنی ہے ان کے لئے لازمی ہے کہ وہ ریہرسل میں حاضر ہوں۔ اگر گاؤن اور ہار کا انتظام کالج سے کروانا چاہتی ہیں تو براہ کرم ۶ اپریل تک اس کی اطلاع دیں

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

شیخ عبداللہ کو چین کا دورہ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی (شاستری)

بیرونی ملکوں میں ان کے پرجوش خیر مقدم پر نئی دہلی کے سرکاری حلقوں میں شدید بوکھلاہٹ

نئی دہلی یکم اپریل۔ بھارتی وزیراعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے اعلان کیا ہے کہ شیخ عبداللہ کو چین جانے کی اجازت نہیں دی جائے گی اور اس دورہ کو رد کرنے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں گے۔ انھوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ شیخ عبداللہ بھارتی شہری ہیں اور ان پر بھارت کے قانون کی پابندی لازمی ہے وہ کشمیری رہنما کے بیرونی سفر کے بارے میں آدھ گھنٹہ کی گرما گرم بحث کے بعد پارلیمنٹ کے ایوان زیریں میں تقریر کر رہے تھے۔

مسٹر شاستری نے کہا کہ شیخ عبداللہ نے پیرس اور لندن میں جو بیانات دیئے ہیں ان پر حکومت غور کر رہی ہے۔ لیکن اس قسم کے بیانات نئے نہیں ہیں اور کشمیری رہنما اس قسم کے بیان دینے کے عادی ہیں انھوں نے یہ مطالبہ مسترد کر دیا کہ شیخ عبداللہ کو جبراً واپس لایا جائے اور بغاوت کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے لیکن اس کے ساتھ ہی انھوں نے کہا حکومت ضروری اقدامات کرنے سے گریز نہیں کرے گی۔

وزیراعظم سے قبل وزیر خارجہ سورن سنگھ نے بتایا کہ شیخ عبداللہ کے پاس جو پاسپورٹ ہے اس میں انہوں نے خود کو متنازعہ ریاست جموں و کشمیر کا باشندہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے اس بات کو دہرایا کہ یہ پاسپورٹ شیخ صاحب کو ان کے دورۂ پاکستان کے موقع پر دیا گیا تھا۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ آئندہ اس قسم کی رعایت کسی شخص کو نہیں دی جائے گی۔

بھارتی وزیر خارجہ نے اس بات کا اعتراف کیا کہ شیخ عبداللہ نے ۵۸ ہزار روپے کے برابر زرمبادلہ طلب کیا تھا اور ۳۵ ہزار کے لگ بھگ زرمبادلہ دیا گیا ہے ان کے اس بیان پر پارلیمنٹ میں زبردست ہنگامہ ہوا اور وزراء کو سخت نکتہ چینی کا سامنا کرنا پڑا۔ پاکستان میں مبصرین نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ بھارت شیخ عبداللہ کے موجودہ دورے سے بوکھلا اٹھا ہے اور مقبوضہ کشمیر کو بھارتی علاقہ میں ضم کرنے کا نام نہاد اقدام اسی بوکھلاہٹ کا ایک فوری نتیجہ ہے انہوں نے یہ بھی کہا کہ بھارت کے سرکاری حلقوں کو شیخ عبداللہ کے اتنے پرجوش خیر مقدم کی توقع نہ تھی اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ بھارتی سفیر کشمیری رہنما کی سرگرمیوں کو محدود رکھنے میں کامیاب رہیں گے لیکن ان کے دورہ کے پہلے ہی مرحلہ میں یہ ثابت ہو گیا کہ شیخ عبداللہ بھارتی سفیروں سے زیادہ سوجھ بوجھ کے مالک ہیں اور ان میں اپنے سیدھے سادھے موقف کو سمجھانے کی بھرپور اہلیت موجود ہے۔

ان مبصرین نے کہا کہ شیخ عبداللہ کو دورہ چین کی دعوت نے جلتی پر تیل کا کام دیا ہے۔ اور بھارتی حکومت جو پہلے انتہا پسند بھارتی حلقوں کو مطمئن رکھنے کے لئے کشمیری رہنما کے دورہ کی اہمیت کو کم کرنے میں مصروف تھی اب اس بات کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئی ہے کہ کشمیر کے بارے میں اسے آج کل بدترین صورت حال کا سامنا ہے۔

تقریب شادی

میرے نسبتی بھائی میاں عبدالمجید صاحب آف جموں کی شادی کی تقریب ۲۸ مارچ بروز اتوار اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے بخیر و خوبی منعقد ہوئی۔ (ان کے نکاح کا اعلان محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ ربہٗ نے گزشتہ رمضان المبارک میں آخری جمعہ کے روز عزیزی زکیہ جبیں بنت محترم حکیم نظام جان صاحب کے ساتھ پڑھا تھا) بارات سیالکوٹ سے ایک بجے بعد دوپہر گوجرانوالہ پہنچی۔ محترم حکیم صاحب موصوف نے مقامی احمدی احباب کے ساتھ استقبال کیا اور دعوت طعام دی۔ چھ بجے شام بارات واپس سیالکوٹ پہنچ گئی۔ اگلے روز وسیع پیمانہ پر ولیمہ کی دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں کثرت سے غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت بنائے

اللھم آمین

(خاکسار محمد ابراہیم ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۵